سوال

(6) ہارون سے مراد کون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں ہارون سے مراد کون ہے؟

يٰأُختَ هـٰرونَ ما كانَ أَبوكِ امرَأَ سَوءٍ وَما كانَت أُمُّكِ بَغِيًّا ۲۸ ... سورة مریم

''اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی''

کیا اس آیت میں ہارون سے مراد وہ ہارون ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور نبی تھے، حالاں کہ مریم علیہ السلام اور ھارون علیہ السلام کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے۔ یا اس سے مراد کوئی دوسرا ہارون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں ہارون سے مراد وہ ہارون بھی ہوسکتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور اللہ کے نبی تھے۔ اس صورت میں ہارون کی بہن کا مطلب حقیقی بہن نہیں بلکہ ان کا دینی بہن ہے۔ کیوں کہ بالفعل ہارون علیہ السلام اور مریم علیہ السلام کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے اور وہ دونوں حقیقی بھائی بہن ہو ہی نہیں سکتے۔ لوگوں نے جو انھیں ہارون علیہ السلام کی بہن کہہ کر پکارا تو ان کا مقصد یہ تھا کہ اے وہ عورت جو اس نبی صالح علیہ السلام کی ذریت میں سے ہے اور جسے ہیکل سلیمانی کی دیکھ بھال اور عبادت الٰہی کی بنا پر اس نبی صالح سے ایک خاص نسبت ہے تو آخر وہ کس طرح اس بدکاری کی مرتکب ہوسکتی ہے؟ یہ بات تو سبھی کو معلوم ہے کہ ہیکل سلیمانی کی دیکھ بھال کا شرف ھارون علیہ السلام کی اولاد کو حاصل تھا اور مریم علیہ السلام نے بھی اپنی زندگی ھیکل سلیمانی کی دیکھ بھال کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اسی نسبت سے کہنے والوں نے انہیں ھارون کی بہن کہہ دیا۔

ہارون سے مراد مریم علیہ السلام کا ہم عصر کوئی دوسرا عابد وزاہد شخص بھی ہوسکتا ہے۔ گویا کہ زھد وعبادت کی نسبت کے پیش نظر لوگوں نے انہیں ھارون کی بہن کہہ کر پکارا ہو۔

مسند احمد، صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اہل نجران کی طرف بھیجا اور وہ سب عیسائی تھے۔ ان عیسائیوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ''یا اُختِ ھارون'' پر اعتراض کیا کہ وہ ہارون کی بہن کیسے ہوسکتی ہیں حالاں کہ ان کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے۔ مغیرہ بن شعبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور ان لوگوں کا اعتراض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے انہیں یہ بات نہیں بتائی کہ اس زمانہ میں لوگ اپنے بچوں کا نام انبیاء علیہ السلام وصالحین کے نام پر رکھتے تھے؟ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ھارون سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں جیسا کہ اہل نجران نے

سمجھا بلکہ ہارون سے مراد مریم علیہ السلام کا ہی ہم عصر کوئی نیک اور عابد وزاہد شخص ہے جس کا نام ہارون تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 40

محدث فتویٰ